تیمم:

رسول اللہ ﷺ کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ غزوہ ذات سلاسل کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو مجاہدین کا امیر بنا کر بھیجا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنا لشکر لے کر چلے۔ جب رات ہوئی تو لوگ سو گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو رات میں احتلام ہو گیا۔ رات بہت سرد تھی۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ اگر غسل کر لیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ انھوں نے تیمم کر لیا اور نماز پڑھا دی۔ واپسی پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا تو انھوں نے غسل نہ کرنے کی وجہ بتائی اور کہا کہ میں نے قرآن کریم میں پڑھا ہے کہ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ ﴾ (النساء: ٢٩) یعنی اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو بے شک اللہ تعالی تم پر رحم کرنے والا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور کچھ نہ کہا (ابوداود)

تیمم غسل اور وضو کا قائم مقام ہے بشرطیکہ پانی نہ مل رہا ہو یا پانی استعمال کرنے میں عذر شرعی مانع ہو اور وہ یہ ہیں:

۱۔ پانی نہ مل رہا ہو۔

۲۔ پانی ہو لیکن وہ پینے یا کھانا پکانے وغیرہ بھر کا ہو۔

۳۔ آدمی مریض ہو اور اندیشہ ہو کہ پانی چھونے سے بیماری میں اضافہ ہو جائے گا۔

۴۔ پانی تو ہو لیکن اتنا ٹھنڈا ہو کہ اس کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ یا ہلاک ہونے کا خطرہ ہو۔

۵۔ وقت اتنا کم ہو کہ اگر پانی کا انتظار کیا جائے یا ڈھونڈا جائے تو نماز فوت ہو جائے گی۔

تیمم کیسے کریں؟: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے غسل جنابت کی ضرورت پیش آئی۔ پانی تھا نہیں۔ میں نے زمین پر لوٹ لگائی اور نماز پڑھ لی۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ سے

ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور پھونکا پھر دونوں ہتھیلیوں کو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر پھیرا (متفق علیہ)۔

تیمم کے فرائض:

۱۔ نیت۔

۲۔ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔

۳۔ ترتیب یعنی پہلے چہرے اور پھر ہاتھوں کا مسح کرنا۔

۴۔ مسلسل کرنا یعنی چہرے اور ہاتھوں کے مسح میں وقفہ نہ ہو۔

۵۔ مٹی کا پاک ہونا۔

تیمم کی سنتیں:

۱۔ بسم اللہ پڑھنا۔

۲۔ ہاتھوں سے مٹی کا جھاڑ لینا۔

۳۔ انگلیوں کا پھیلانا اس طرح کہ مٹی انگلیوں کے درمیان پہنچ جائے۔

۴۔ قبلہ رخ ہونا۔ (بعض علماء کے نزدیک)

۵۔ اس امید پر تاخیر کرنا کہ شاید پانی مل جائے۔

تیمم کی مکروہات:

۱۔ مسح میں تکرار کرنا۔

۲۔ ناک اور منہ میں مٹی ڈالنا۔

۳۔ سنتوں کا ترک کرنا۔

نواقض تیمم:

۱۔ تیمم بھی انہیں چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے جن سے وضو یا غسل باطل ہو جاتا ہے۔

۲۔جب پانی مل جائے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی سفر پر نکلے۔ان کے پاس پانی نہیں تھا،انہوں نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی۔ نماز کے وقت کے اندر پانی مل گیا۔ایک نے نماز دہرالی اوردوسرے نے نہیں دہرائی۔واپسی پر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ جس نے نماز نہیں دہرائی تھی اس سے آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا، تمہاری نماز صحیح ہے اور جس نے نماز دہرالی تھی اس سے فرمایا کہ تمہیں دہرا اجر ملے گا۔(ابوداود، نسائی) اگر اثناء نماز پانی مل جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ کر وضو کرنا چاہیے کیوں کہ ایسے میں تیمم باطل ہو جاتا ہے۔

۳۔جب تیمم کا سبب زائل ہو جائے مثلاً پانی مل جائے یا بیمار اچھا ہو جائے وغیرہ۔

۴۔ غسل کو واجب کرنے والی چیز پھر پیش آجائے۔